معاشرتی اور بین الاقوامی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ لیگ ان سب امور کے لیے کوئی مؤثر عملی اقدام کرے۔ آپ نے اس ذیل میں برطانی ملوکیت کا ذکر کرکے حرب سلمی (سول ڈس اوبیڈنس) کا بھی مشورہ دیا ہے، اور بعض ناگزیر شکایتیں بھی کی ہیں۔ انداز بیان سلجھا ہوا، متین سنجیدہ اور معقول ومدلل ہے لیکن اگر کوئی شخص ان خطوط کے نتیجہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا سے غالب کی زبان میں یوں کہے:۔

جس کو ہو جان و دل عزیز اُسکی گلی میں جائے کیوں　　ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی

تو معلوم نہیں مولانا کیا جواب دینگے؟

"احسن المقال فی رویت الہلال" از مولانا محمد عبید اللہ قادری امجھری۔ کاغذ، کتابت، طباعت متوسط۔ صفحات ۶۴ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۴ر

رویت ہلال کا مسئلہ ہر زمانہ میں اہم رہا ہے اور خصوصاً اس زمانہ میں ذرائع خبر رسانی کی غیر معمولی ترقی کے باعث اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ آج کل ریڈیو کے ذریعہ بمبئی کی خبر کلکتہ میں بہت آسانی اور لب ولہجہ کے تغیر کے بغیر سُنی جاسکتی ہے۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ اصول اسلام کی روشنی میں اس مسئلہ پر غور کرکے علماء کرام کسی ایک قطعی فیصلہ تک پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ پاس پاس کے شہروں میں عید اور رمضان کا مختلف دنوں میں ہونا بند ہو جائے۔

مولانا محمد عبید اللہ صاحب قادری نے یہ رسالہ اسی ضرورت کے پیش نظر تصنیف کیا ہے آپ نے اس رسالہ میں شہادت کی تعریف رویت اور شہادت میں فرق "رویت ہلال سے متعلق اصولی وفقہی مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد اس پر بحث کی ہے کہ قولِ واحد قابلِ قبول ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے خطوط، اخبار، تار اور ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ خبر رسانی کے

مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ہم اس بارہ میں موصوف کے ہم خیال ہیں کہ فون میں آواز پہچانی جاتی ہے۔
اس لیے اگرفون کرنے والا ثقہ، معتبر اور عدل ہے تو اس کی خبر کا ضرور اعتبار ہونا چاہیے۔اسی
طرح اگر ریڈیو کے ذریعہ یہ انتظام ہوجائے کہ جس شہر میں چاند نظر آئے، وہاں کا مفتی اعظم اسلام ریڈیو
اسٹیشن پر پہنچ کر اس خبر کو براڈ کاسٹ کر دے تو ہمارے خیال میں یہ اسلام کی ایک مستحسن خدمت
ہوگی۔بہرحال علماء کرام کو ان مسائل پر وسعت خیالی کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔زیر تبصرہ رسالہ
کے مؤلف شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے وقت کی اس جدید ضرورت کا احساس کرکے علماء کرام کو
نفس مسئلہ پر غور کرنے کا موقع دیا ہے۔خدا کرے ان کی یہ کوشش بارآور ہو۔

"رسول پاک" و "قرآن پاک" از مولوی عبدالواحد صاحب سندھی استاذ ابتدائی مدرسہ جامعہ ملیہ تقطیع
۲۰×۳۰/۱۶ پہلی کتاب کی ضخامت ۱۶۵۔اور دوسری کتاب کی ۳۰۔ اصفحات کاغذ کتابت عمدہ اور دیدہ
زیب۔قیمت ۸ر و ۶ر علی الترتیب پتہ: مکتبہ جامعہ قرولباغ۔نئی دہلی

مصنف نے یہ دونوں کتابیں بچوں اور بچیوں کے لیے نہایت سہل اور آسان پیرایہ میں
لکھی ہیں۔آپ نے ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے وہ واقعات بیان کیے ہیں
جو آپ کے اخلاق اور تعلیمات سے متعلق ہیں۔پھر باتوں باتوں ہی میں آپ کی تعلیمات کی اصلی روح
کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔"قرآن پاک" میں مصنف نے پہلے تورات اور انجیل سے تعارف کرایا ہے پھر
قرآن سے پہلے دنیا کی جو حالت تھی وہ بیان کی ہے، اس کے بعد بتایا ہے کہ قرآن مجید کس طرح اترا، اور
اُس نے دنیا میں کیسا کچھ عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ہماری رائے میں یہ دونوں کتابیں ہر مسلمان بچے
اور بچی کو پڑھنی چاہئیں۔ان سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ بچے ان کو آسانی کے ساتھ سمجھ بھی لینگے۔اور ان کے
دلوں میں قرآن مجید اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت شروع سے ہی گھر کر لیگی۔